Murshid Etiquette: Islamic Teachings and our Responsibilities

by Tariq Mahmood

Submission date: 25-Mar-2022 09:15PM (UTC+0500)
Submission ID: 1792818238
File name: Article_Adab_e_Murshid.docx (38.63K)
Word count: 5780
Character count: 20880

آدابِ مرشِد:اسلامی تعلیمات اور ہماری ذِمہ داریاں

Murshid Etiquette: Islamic Teachings and our Responsibilities

١۔طارق محمود
ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ ، الحمد اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد کیمپس

ABSTRACT

In various matters, the Companions have pledged allegiance to the Holy Hand of the Holy Prophet. The etiquette of the court of the Holy Prophet has been described in different places of the Holy Qur'an. Along with the Holy Prophet, the Companions loved their lives, wealth, children and even all creatures. Immediate obedience to every command of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) and the highest court of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him). Putting oneself in misery and suffering, even accepting death, but the Holy Prophet did not like to be thorn in the side It is important for the disciples to spare no effort in respecting the literature of their Pir and Murshid. It is very important to keep in mind his manners in talking to her, appearing in her court, traveling with her, eating with her and even in all matters

Key Words: Holy Prophet, Holy Qur'an, Allaah, Murshi, Pir.

1۔موضوع تحقیق کا تعارف، ضرورت و اہمیّت اور پسِ منظر

لوگوں کا تزکیہِ نفس کرنا ،ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دینا ، اخلاقِ حسنہ سےمزین کرنا اور مذموم کاموں سے پاک کرکے اچھے اخلاق کا مالک بنانا،اِن کے عقل و فکر کو ستھرا بنانا ،دل و نگاہ کو پاکیزہ بنانا ، اِن کی روح کو روشن کرنااور طہارت و تقویٰ کی پاکیزہ روشنی سے مزین کر کے رب تعالیٰ کے خاص قرب کا حامل ٹھہرانا نبوت و رسالت کے اہم مقاصد ہیں ۔نبی اکرمﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مختلف انبیاء و رسل علیہم السلام اور آپ ﷺ کے بعد یہ کام آپ ﷺ کے خلفاء سرانجام دے رہے ہیں ،کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آغازِ کائنات سے اپنے بندوں کی رہنمائی کا انتظام انبیاء و رسل علیہم السلام کے ذریعے فرمایا لیکن آپ ﷺ کے بعد نبوت اور رسالت کا دروازہ بند ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کی اُمّت کے کاملین ہی یہ کام سر انجام دے رہےہیں ۔ انسان کی پیدائش کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی ہے ۔ جیسا کہ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔

"اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے ۔ "

لہذا ضروری ہے کہ انسان کے ہر فعل اور عمل کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو لیکن دنیا کی حَوَس میں مبتلا ہو کر انسان اپنے مقصدِ تخلیق کو بھول کر اپنے قول فعل اور عمل کا رُخ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے موڑ کر دنیا کی طرف کر دیتا ہے ۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے ذرائع اور وسائط پیدا کیے ہیں۔انسانوں کی رہنمائی کا ذریعہ ہر دور میں ہمیشہ انسان ہی رہا ہے جو ظاہری شکل و صورت سے دوسرے انسانوں جیسا ہی دِکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق دوسروں کی نسبت بہت زیادہ مضبوط ہوتا ہے ۔اس تعلق کی بنا پر وہ دوسرے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے ۔ ایسے کامل انسان کو مُرشِد کہا جاتا ہے ۔اِسی مُرشِد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآنی الفاظ یوں گویا ہیں :

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ-

"جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے ۔ "

طریقت میں بیعت اور شریعت میں تقلید کر کے دُنیا میں کسی نیک شخص کو اپنا امام بنانا چاہیے تاکہ انسان کا حشر اچھے اور صالح لوگوں کے ساتھ ہو جائے۔ مُرشِد اور شیخ چونکہ نبی اکرمﷺ کا نائب اور خلیفہ ہو تاہے اس لیے ضروری ہے کہ اُس کا سلسلہ درست اور صحیح واسطوں کے ساتھ نبی اکرمﷺ تک پہنچتا ہو ،اُس کے عقائد اہلِ سنت و جماعت کے مطابق درست ہوں ،عالِم ہو اور وہ اعلانیہ گناہ کرنے سے اجتناب کرنے والا ہو ۔ ایسے مُرشِد کامل سے رہنمائی اور ہدایت پانے کے لیے مخصوص طرق اور آداب مقرر کیے گئے ہیں لیکن بد قسمتی سے اگر پاک و ہند کے معاشرہ کو دیکھا جائے تو کاروباری پیروں کی ایک بڑی تعداد نظر آئے گی جن میں درج بالا شرائط میں سے کسی ایک پایا جانا بھی مشکل ہوتا ہے ، کسی کا سلسلہ نبی اکرمﷺ تک متصل نہیں تو کوئی خراب عقیدہ کا مالک ہے ، کوئی فسق و فجور کا اعلانیہ مُرتکب ہے تو کوئی سنت کا بالکل بھی پابند نہیں ،علم کے لحاظ سے تو گنتی کے چند پیر صاحبان کے علاوہ کوئی اِس منصب کا مستحق نہیں۔ اِن کے مریدین کی طرف نظر کی جائے تو شریعت کی دھجیاں اڑاتے نظر آتے ہیں ،کوئی دوسرے کے پیر صاحب کو بُرا کہہ رہا ہے توکوئی اپنے ہی پیر بھائیوں کی حیثیت کو گرانا چاہتا ہے۔ضرورت اِس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہادی ، رہنما اور مُرشِد کے آداب بیان کیے جائیں تاکہ مُریدین اُن آداب کی روشنی میں استفادہ حاصل کریں نیز اِ س حوالہ سے علماء کرام اور عوام الناس کی ذمہ داریوں کو بیان کیا جائے ۔ اِن مقاصد کے حُصول کے لیے ہی زیر نظر مضمون لکھا گیا ہے ۔

2.سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

یہ موضوع بڑی اہمیت کا حامل ہے اسی وجہ سے مسلم علماء نے اِس پر خاص توجہ دی ہے ۔ اِس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر تصنیف کی جانے والی کتب میں سے صوفی محمد اقبال قریشی کی "ضرورت مرشد " ،سید محمد حسینی کی "خاتمہ" ،میاں جمیل احمد شرقپوری کی "احترامِ مُرشد" ،مفتی فیض احمد اویسی کی "آداب المرشد والمرید" ،حکیم محمد طارق محمود مجذوبی کی "آدابِ معرفت" ،مفتی فاروق احمد محمد ی سیفی کی "شیخ کامل کی پہچا ن مع آدابِ شیخ " ،مجلس المدینۃ العلمیۃ کی "آداب مرشد کامل "،" کامل مرید "،"جامع شرائط پیر "،پیر پر اعتراض منع ہے "اور "پیارے مُرشد" امام عبد الوہاب شعرانی کی "الانوار القدسیۃ" ،ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی "احسان "،حقیقتِ تصوف "سلوک و تصوف کا عملی دستور "،"مرویات الشیخ الاکبر من احادیث النبی الاطہرﷺ"،المرویات السہرودیۃ من الاحادیث النبویۃ "،اور "المرویات القشیریۃ من الاحادیث النبویۃ" اور آسیہ اعوان کی "طریق السلوک فی آداب الشیوخ " دستیاب ہوئی ہیں ۔ درج بالا کتب میں زیر نظر موضوع کا جزوی مواد زیر بحث ضرور آیا ہے مگر قرآنی آیات اور احادیث طیبہ کی روشنی میں آدابِ مرشد ذکر نہیں کیے گئے نیز اس ضمن میں علماء کرام اور عوام الناس کی ذمہ داریوں کو زیر بحث نہیں لایاگیا ۔ اس علمی و فکری خلا کو پُر کرنے کے لیے زیر نظر مقالہ پیشِ خدمت ہے ۔زیر نظر مقالہ کو چھ اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ پہلی جزو میں موضوع تحقیق کا تعارف، ضرورت و اہمیت اور پسِ منظر کو بیان کیا گیا ہے ۔ دوسری جزو میں موضوع تحقیق پر ہونے والے سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ لیا گیا ہے ۔تیسری جزو میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آدابِ مرشد بیان کیے

گئے ہیں اس ضمن میں قرآنی آیات ، مفسرین کرام کی آراء ،احادیث طیبہ اور محدثین عظام کی تشریحات کو ذکر کیا گیا ہے ۔ چوتھی جزو میں زیر مرشد کے آداب کے حوالہ سے علماء کرام اور عوام الناس کی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ۔ پانچویں جزو میں سفارشات جبکہ چھٹی اور آخری جزو میں خلاصۂ بحث ذکر کیا گیا ہے ۔

3۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آدابِ مُرشِد

ہمارے معاشرے میں مُرشِد کو ہادی، رہنما اور پیر ایسے ناموں سے بھی یاد کیا جاتا ہے ۔ مُرشِد اپنے مُرِید کی نہ صرف نیکی کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے بلکہ اُس کی تربیت کرنے میں بھی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتا ۔مُرشِد ،پیر ، ہادی اور رہنما میں اِن دونوں کا چیزوں کا جمع ہونا از حد ضروری ہے ۔ مُرشد تو ایک وسیلہ ہوتا ہے ورگرنہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے ۔ مُرِید اُس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی شیخ کامل سے رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے ۔اسلامی تعلیمات میں شیخ و مُرشِد سے اکتسابِ فیض کے کچھ آداب مقرر کیے گئے ہیں ، ذیل میں قرآن و احادیث کی روشنی میں اُن آداب کا ذکر کیا جا رہا ہے :

i ۔قرآن کریم کی روشنی میں آدابِ مُرشِد

نبی اکرمﷺ کی صحبت اختیار کرنے اور آپ ﷺ سے اکتسابِ فیض کرنے کی وجہ سے صحابہ کرام ؓ وہ بلند مقام ومرتبہ عطا کیا گیا جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد دنیا میں کسی کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہر ایک عمل اور ادا نبی اکرمﷺ کے ادب میں رچ بس گیا تھا ،اُن کے دلوں میں نبی اکرمﷺ کی عزت و توقیر اِس قدر راسخ و پختہ ہو چکی تھی کہ وہ آپ ﷺ کے سامنے بات نہیں کر سکتے تھے ،کچھ پوچھنا مقصود ہوتا تو کئی روز تک خاموش رہ کر موقع کا انتظارکرتے یا پھر کسی دیہاتی کی آمد کا انتظار کرتے کہ وہ پوچھےتو ہم اس سے استفادہ کریں ۔آپ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھتے تو جامد ہو کر اپنے سروں کو نیچے کر لیتے ،نظر اٹھا کر حضور ﷺ کی طرف دیکھنا بھی ادب کے خلاف سمجھتے تھے ۔ مُرشدین کاملین نبی اکرمﷺ کے نائب ہوتے ہیں ، اس لیے ایک مُرید کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مُرشد کے آداب اُسی طرح بجا لائے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرمﷺ کی بارگاہ کے آداب بجا لاتے تھے ۔سہروردی ،رسالۃ آداب الشیخ ،مترجم:آداب المرشد والمرید ،ترجمہ از :علامہ فیض احمد اویسی ،مکتبہ بزم اویسیہ ،ملتان،س ن،ص:۲بارگاہِ نبوی کے آداب ہی مُرشِد کے آداب سمجھے جاتے ہیں، اس لیے ذیل میں بارگاہِ نبوی کے آداب قرآن کریم کی روشنی میں بیان کیے جا رہے ہیں :

i ۔نبی اکرمﷺ کی آواز سے اپنی آواز دھیمی رکھنے کا حکم

آپﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے لازم تھا کہ وہ آپ ﷺ کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند نہ کریں ۔اس کا مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ بات کرتے وقت اہل ایمان یہ نا سمجھیں کہ وہ عام آدمی سے بات کر رہے ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ بات کر رہے ہیں لہذا عام لوگوں کے ساتھ گفتگو اور آپ ﷺ کے ساتھ بات کرنے میں واضح فرق نظر آنا چاہیے ۔ اسی ادب کو بیان کرتے ہوئے قرآنی الفاظ ملاحظہ ہوں:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَه بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ-

"اے ایمان والو !اپنی آوازوں کو نبی اکرمﷺ کی آواز سے بلند نہ کرواور نبی اکرمﷺ سے اونچی آواز سے بات نہ کرو جیسے تم ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو یہ نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتا بھی نہ چلے ۔"

اِس کے مخاطب اگرچہ وہ لوگ تھے جو نبی اکرمﷺ کے دور اقدس میں موجودتھے لیکن بعد کے لوگوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ جب آپ ﷺ کی احادیث پڑھی جائیں تو اپنی آواز کو بلند نہ کریں ۔

i i۔نبی اکرمﷺ سے پہل کرنے کی ممانعت

ہر طرح کے اقوال و افعال میں نبی اکرمﷺ سے پہل اور پیش قدمی کو منع کر دیا گیا۔قرآن کریم نے اس ادب کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے :

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه۔

"اے ایمان والو !اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پیش قدمی نہ کرو۔ "

اگر کوئی بندہ نبی اکرمﷺ سے پہل اور پیش قدمی کرتا ہے تو اُس نے صرف حضورﷺ سے پہل نہیں کی بلکہ اُس نے اللہ تعالیٰ سے بھی پہلی کی ہے کیونکہ نبی اکرمﷺ کا ہر حکم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے ۔

i i i۔نبی اکرمﷺ کو نام سے بلانے کی ممانعت

سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کی اقوام اپنے نبی علیہ السلام کو اُن کے نام سے پکارتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے نبی اکرمﷺ کو نام سے بلانے اور پکارنے سے منع فرما دیا ۔ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے :

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔

"تم نبی اکرمﷺ کے بلانے کا وہ طریقہ اختیار نہ کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ "

نبی اکرمﷺ کو تکبر اور سختی سے پکارنا منع ہے بلکہ آپ ﷺ کو پکارنا ہو تو اپنی آواز میں نرمی اور تواضع پیدا کی جائے ۔

iv ۔محبتِ رسول ﷺ

نبی اکرمﷺ سے محبت کرنا اُمّت ِ مُسلمہ پر سب سے بڑا اور اہم حق ہے ۔ یہ محبت مال و دولت ،رشتہ دار ، آل و اولاد بلکہ انسان کی اپنی جان سے بھی زیادہ ہونا لازمی ہے۔ایسی محبت کا تقاضا کمالِ ایمان کی لازمی شرط قرار دیا گیا ہے ۔ اس حقیقت کو اِن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے :

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِه فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِه -

"اے محبوب! آپ فرمادیں کہ اگر تمہارے باپ ، بیتے ، بھائی ، بیویاں ،برادری ، مال جو تم نے کمائے ہیں ، تجارت جس کے نقصان سے تم خوف زدہ ہو اور وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو ، تمہیں اللہ تعالیٰ ، اس کے رسول ﷺ اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیجے ۔ "

اُمتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت ہر قسم کی محبت سے مقدم ہے ۔ اسلامی تعلیمات میں محبتِ رسول ﷺ کا معیار مقرر کر دیا ہے ، لہذا اس کسوٹی کے ذریعے کسی کے ایمان کو جانچا جا سکتا ہے ۔

v۔اطاعت رسول ﷺ

نبی اکرمﷺ کی اطاعت اور پیروی ایمان کا حصہ ہے ۔ صرف قرآنِ کریم پر عمل کرنے کی فکر پیغام قرآن کے منافی اور فہم قرآن کے خلاف ہے کیونکہ آپﷺ کی اطاعت اور پیروی کے بغیر قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنا ناممکن ہے ۔اطاعتِ رسول ﷺکے لزوم کو بیان کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ-

"اے ایمان والو!اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی پیروی کرو۔"

اطاعتِ رسول ﷺ کا ایک پہلو یہ ہے کہ اپنی حیات کے تمام مسائل میں نبی اکرمﷺ کی عادات مبارکہ کے مطابق عمل کیا جائے ۔ اطاعتِ رسول ﷺ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اخلاق و معاملات اور زندگی کےباقی مسائل میں بھی نبی اکرمﷺ کے طُرُق کی پیروی کی جائے ۔

vi۔نبی اکرمﷺ کی تعظیم و توقیر

نبی اکرمﷺ کی تعظیم و توقیر کو نہ صرف کمالِ ایمان بلکہ اصلِ ایمان کا درجہ حاصل ہے ۔ اس کو اُمّتِ مسلمہ پر لازم کیا گیا ہے ۔اسی ادب کو بیان کرتے ہوئے قرآنی الفاظ گویا ہیں :

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ -(۹:۴۸)

"تاکہ تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اُس کی تعظیم و توقیر کرو۔"

ہر کام اور ہر بات میں نبی اکرمﷺ کا ادب اور عزت و توقیر کرنا لازمی ہے حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کا ذکرِ مبارک ہو ،آپ ﷺ کا نام مبارک لیا جائے ،آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ پڑھی جائیں یا آپ ﷺ کے فضائل و تعریف بیان کی جائے تو نہایت توجہ اور حضورِ قلب کے ساتھ سنا جائے اور آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک بھیجا جائے ۔

vii بے جا سوالات کی ممانعت

دینِ اسلام میں کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا گیا جبکہ کچھ کو حرام ۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کی وضاحت نہیں کی گئی ۔ ایسی چیزوں کو مشتبہ امور قرار دیا گیا ہے ۔ ایسی چیزوں سے متعلق سوالات کرنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ جب دینِ اسلام نے انسان کو کچھ چیزوں کی آزادی دی ہے تو بےجا سوالات کے ذریعے دوسروں کے لیے تنگی کا باعث نہیں بننا چاہیے ۔ بے جا سوالات سے روکنے کے لیے قرآنی الفاظ ملاحظہ ہوں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ-

"اے ایمان والو!ایسی چیزوں سے متعلق سوال نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بُری لگیں ۔"

لہذا بغیر ضرورت اپنی ذات کے لیے سوال کرنے،پیچیدہ او رمشکل کاموں سے متعلق بغیر ضرورت کے سوال کرنے ،لوگوں کے احوال سے متعلق سوال کرنے ،زمانے کے مختلف واقعات سے متعلق سوال کرنےاور کسی بھی آدمی کے احوال سے متعلق تفصیل سے سوالات کرنے سے ہر انسان کو گریز کرنا چاہیے ۔

viii۔نبی اکرمﷺ کو گھر میں آواز دینے کی ممانعت

نبی اکرمﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو گھر میں آواز دینے سے منع کر دیا گیا ہے ۔ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ-

"وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اُن میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے ۔"

لہذا آپ ﷺ کا گھر کے باہر تشریف لانے کا انتظار کرنا لازمی ہے کیونکہ حجروں کے باہر سے آپ ﷺ کو آواز دینا ادب کے خلاف ہے ۔

اِس پسِ منظر میں ہادی و مُرشِد کے آداب درج ذیل ہیں :

i ۔اپنے مُرشِد اور ہادی کی بارگاہ میں جب کبھی کلام کرنے کا موقع ملے تو نرم لہجے اور شائستہ طریقے سے بات کرے ،اپنی آواز کو اُن کی آواز سے بلند نہ ہونے دے اور اُن کے روبرو قہقہہ نہ لگائے ۔اپنے پیر کے سامنے لوگوں کی گفتگو کی طرف توجہ دینے سے گریز کرنا چاہیے ۔ مُرید کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کے کلام میں دخل اندازی کرے نہ تصرف۔

i i ۔اپنے مُرشِد سے پہل اور پیش قدمی نہ کرے ۔اس کا اطلاق قول و عمل دونوں پر لازمی ہے ۔ مُرشِد کے قول پر اپنی بات کو ترجیح نہیں دینی چاہیے ۔ چلتے ہوئے اُس سے پیچھے چلے اور اُس کے سایہ پر اپنے پاؤں نہ رکھے ۔ ۔

i i i ۔مُرشِدکے حقوق باپ سے زیادہ ہیں ۔ والد کو اصلی نام سے پکارنا ہمارے معاشرے میں بے ادبی شمار کیا جاتا ہے لہذا مُرشِد کو نام کی بجائے القابات سے پکارا جائے ۔ ۔

iv۔محبت اور ادب دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں ،جتنی دل میں محبت زیادہ ہو گی اسی قدر ادب زیادہ ہو گا او ر جس قدر ادب اپنایا جائے گا اتنی ہی محبت ترقی کرے گی ۔ مُرید کے لیے اپنے مُرشِد کا ادب نہایت ضروری ہے ،اُس کی صحبت اور خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لے ، اُس کی محبت میں مست ہو جائے اور اپنی تمام خواہشات کو اس کی خوشی کے تابع بنا لے ۔

v۔مُرشِد چونکہ ہادی اور رہنما ہوتا ہے اس لیے تمام اُمور میں اس کی اطاعت و فرمانبرداری ضروری ہے ۔ ایک مُرید کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مُرشِد اور پیر کے حکم کو بجا لائے ،اگر پیر کا حکم محالات کے قبیلہ سے ہو تب بھی اسے پورا کرنے کی کوشش و سعی کرے مثلاً مُرشِد حکم دے کہ اونٹ کی ٹانگیں باندھ کر چھت پر لے آئیں تو مُرید اس کو بجا لانے کی کوشش کرے ۔ ہر بڑے اور چھوٹے کام میں اپنے پیر و مُرشد کی پیروی کرے ۔

vi۔ایک مُرید کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کی عزت و توقیر کرے یہ عزت و توقیر نہ صرف دل سے ہو بلکہ اپنے قول و فعل سے بھی اِس کا اظہار کرے ۔ اپنے مرشدکی زندگی میں سجادہ پر بیٹھے نہ خادم و غیرہ سے مرشدوں کی طرح کام لے ۔ پیر کی بارگاہ میں بغیر اجازت نوافل ادا کرے نہ ذکر و اذکار میں مشغول ہو ، ُس کے وضو خانہ میں وضو نہ کرے ،اُس کے خاص برتنوں کو استعمال کرنے سے پرہیز کرے ،کوشش کرےکہ ایسی جگہ کھڑا ہو جہاں اُس کا سایہ مُرشد کے سایے یا کپڑوں پر نہ پڑے اور اُس کے مصلیٰ پر اپنے قدم رکھنے سے احتراز کرے ۔۔

vii۔اپنے علم میں اضافے کےلیے سوال کرنے کی اگرچہ اجازت ہے لیکن اعتراض کی بنیاد پر سوال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے ۔ پیر و مرشد کے اقوال کو توجہ سے سنے ،اس کے اقوال و افعال پر اعتراض نہ کرے ، اس کے ساتھ بحث اور جھگڑا نہ کرے اور تمام توجہ اپنے مُرشِد کی طرف کرے۔۔

viii ۔مُرشِد ایک کنویں کی مانند ہے جس کے پاس پیاسے اپنی پیاس بجھانے کے لیے آتے ہیں ۔پیاسا آدمی کنویں کے پاس جا کر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ یہ شان تو کنویں کی ہے کہ وہ ہر آنے والے کو سیراب کرتا ہے ۔کسی پیاسے کے آنے کی وجہ سے کنویں کو یہ ڈر نہیں ہوتا کہ اُس کی پیاس بجھانے کی وجہ ختم ہو جائے گا اور اگر کوئی نہ

آئے تب بھی کنواں خشک نہیں ہو جاتا بلکہ ہر صورت میں کنویں کو کوئی فرق نہیں پڑتا لہٰذا پیر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فوراً ملاقات کا شور نہیں کرنا چاہیے ۔

iii.احادیث طیبہ کی روشنی میں آدابِ مُرشِد

نبی اکرمﷺ کے آداب ایمان کا جوہر ہیں ۔ادبِ مصطفیٰ ﷺ اہلِ اسلام کے لیے ایمان و یقین کا سرچشمہ اوراخروی زندگی کے لیے بہترین زادِ راہ ہے۔صحابہ کرام ؓجس انداز سے نبی اکرم کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے تھے سینکڑوں طرق سے اس کا اظہار ہوتا تھا ۔ اپنے اقوال و افعال سے آدابِ رسول ﷺ بجا لانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے ۔ انہی آداب کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں عطا فرما دیں ۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرمﷺ وسیلہ ہیں جبکہ نبی اکرمﷺ کی بارگاہ میں مُرشِدین کاملین وسیلہ ہیں ۔ نبی اکرمﷺ کی بارگاہ کے آداب ہی مُرشِد کے آداب ہیں ، اس لیے ذیل میں احادیث کی روشنی میں آدابِ مصطفیٰ ﷺ بیان کیے جا رہے ہیں:

i ۔محبت رسول ﷺ

نبی اکرمﷺ کی محبت اصلِ ایمان ہے ،آپ ﷺ کی محبت مومنو کے کیے ایمان کا سرچشمہ اور آخرت کی کامیابی ہے اور آپ ﷺ کی محبت تکمیل ِایمان کی شرط ہے ۔ ارشاد ِ نبوی ﷺ ہے :

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ-

"تم میں سے اس وقت تک کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد ، اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب نہ بن جاؤں ۔ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتےہیں :

لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک کوئی بھی شخص نبی اکرم ﷺ سے زیادہ محبوب نہ تھا ۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام ؓ اپنے آپ کو تو تکالیف و مصائب میں ڈال لیتے حتی کہ موت بھی گوارا کر لیتے تھے لیکن نبی اکرمﷺ کو تکلیف پہنچنا اُن کو ہر گز گوارا نہ تھا ۔

ii.اطاعت رسول ﷺ

انسان کی فطرت میں یہ بات موجود ہے کہ وہ جس سے محبت کرتا ہے اُس کی عادات کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے ،اپنی تمام توجہ محبوب کی طرف کرتا ہے اور دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے ۔ نبی اکرمﷺسے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر ممکن آپ ﷺ کی سنت پر عمل کیا جائے ۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ-

"جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ "

حبِ رسول ﷺکا تقاضا ہےکہ تمام معاملات میں آپ ﷺ کی اطاعت و پیروی کی جائے ۔محبتِ رسول ﷺ کو نہ صرف محافلِ نعت تک محدود رکھا جائے بلکہ تمام اقوال و افعال میں آپ ﷺ کی پیروی جائے ۔

iii.بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ی اور مصافحے کے لیے طہارت حاصل کرنا

صحابہ کرامؓ بغیر طہارت کے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے نہ آپ ﷺ سے مصافحہ کرتے تھے ۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ حالت جنابت میں تھے اور مدینہ منورہ کے ایک راستے میں آپ ؓ کا نبی اکرمﷺ سے سامنا ہوا تو آپ ؓ نے اس حالت میں حضور ﷺ سے ملاقات کرنا گوارا نہ کیا ، اس لیے آپ ؓ غسل کر کے بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا :ابو ہریرہ !آپ کدھر تھے ؟تو آپ نے عرض کیا :مجھے غسل کی ضرورت تھی اس حالت میں آپ ﷺ سے ملاقات کرنا مجھے اچھا نہیں لگتا تھا ۔

iv ۔بارگاہِ رسالت میں نہایت ادب کے ساتھ ساکت ہو کر بیٹھنا

صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی بارگاہ میں نہایت مؤدب ہو کر بیٹھتے، اِدھر اُدھر توجہ کرتے نہ اپنی جگہ پر حرکت کرتے ۔ حدیث پاک اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا گیا ہے :

کانما علیٰ رؤ وسھم الطیر۔

"بارگاہِ رسالت میں صحابہ کرامؓ اس انداز میں بیٹھتے گویاکہ اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ "

v ۔پیدا ہونے والے بچے کا "محمد "نام نہ رکھنا

دورِ رسالت میں اگر کسی کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوتی توصحابہ کرامؓ ادب کی بناء پر اُس کا نام "محمد "نہیں رکھتے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی ؓ نے پیدا ہونے والے اپنے بیٹے کا نام جب "محمد " رکھا تو اس کے قبیلے نے کہا:ہم یہ نام رکھنے نہیں دیں گے نہ تمہیں اس کنیت سے بلائیں گے ۔ جب یہ معاملہ بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:میرے نام جیسا نام تو رکھ سکتے ہیں لیکن میری کنیت اختیار نہ کریں ۔

vi ۔ادب کی وجہ حضور ﷺ کے ساتھ سواری پر نہ بیٹھنا

راستے میں اگر حضور ﷺ کی ہمراہی نصیب ہو جاتی تو صحابہ کرامؓ آپﷺ کے ساتھ سوار نہ ہونے کو ترجیح دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر ؓ حضور ﷺ کے خچر مبارک کو ہانکتے تھے لیکن سوار نہیں ہو رہے تھے پھر آپ ﷺ کے حکم پر عمل کرنے کے لیے تھوڑی دور تک آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہو گئے ۔

vii۔آپ ﷺ سے پیش قدمی اور پہل نہ کرنا

انتہائی ادب کی بناء پر کسی بھی کام میں صحابہ کرامؓ آپ ﷺ سے سبقت پسند نہیں کرتے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرمﷺ کی تشریف آوری پر حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے مصلیٔ امامت سے پیچھے ہٹ گئے ۔دلچسپی کی بات یہ ہے کہ نماز مکمل ہونے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے عرض کیا :ابن ابو قحافہ کی جرأت نہ تھی کہ آپ ﷺ کے آگے نماز پڑھائے ۔

viii۔نبی اکرمﷺ سے آگے نہ چلنا

سفر کرتے وقت صحابہ کرامؓ ادب و احترام کی بناء پر اپنی سواری نبی اکرمﷺ کی سواری سے آگے کرنا پسند نہیں کرتے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ کے سرکش اونٹ کے نبی اکرمﷺ کی سواری سے آگے نکلنے کی وجہ سے حضرت عمر ؓ نے انہیں ڈانٹا کہ کوئی بھی آپ ﷺ سے آگے نہ بڑھے ۔

ix ۔کسی بھی کام میں حضور ﷺ سے مقابلہ نہ کرنا

صحابہ کرامؓ کسی بھی کام میں نبی اکرمﷺ سے کسی قسم کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب قبیلہ اسلم کچھ صحابہ کرامؓ آپس میں تیر اندازی کا مقابلہ کرنے لگے تو نبی اکرمﷺ نےفرمایا :اے بنو اسماعیل ! تم تیر پھینکو میں فلاں قبیلے کے ساتھ ہوں تو دوسرے گروہ کے لوگ تیر اندازی سے رُک گئے ۔ پوچھنےپر عرض کیا :اب اِن کے ساتھ ہیں ۔ وہ لوگ تیرا اندازی سے اس لیے رک گئے تھے کہ اگر ہمارے مد

مقابل مغلوب ہو گئے تو نبی اکرمﷺ بھی مغلوب ہو جائیں گے اس انہوں نے مقابلہ بازی ہی ترک کر دی ۔

اِس پسِ منظر سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ اپنی جان ،اپنے والدین ، اولاد حتی کہ ہر چیز سے بڑھ کر نبی اکرمﷺ سے محبت کیا کرتے تھے ۔آپ ﷺ کی بارگاہ کے آداب کو اُسی طرح بجا لاتے تھے جس طرح قرآن کریم میں بیان کیے گئے ہیں ۔اِن احادیث و روایات کی روشنی میں آدابِ مُرشِد درج ذیل ہیں :

i ۔اپنے مُرشِد ، ہادی اور پیر سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرنا ضروری ہے ۔ کیونکہ محبت اور ادب آپس میں لازم و ملزوم ہیں ، جب محبت آتی ہے تو ادب خود بخود آجاتا ہے ۔

ii ۔جس کی بیعت کر لی جائے ،ہر معاملہ میں اُس کی اطاعت و پیروی کی جائے ۔ مُرشد اگر ناممکن کام بھی کرنے کو کہہ دے تو اُس کو پورا کرنے کی پوری کوشش کی جائے ۔

iii ۔اپنے مُرشِد کی بارگاہ میں جب بھی حاضری کا ارادہ کرے تو غسل کر کے اچھے کپڑے پہن کر جائے ، اگر خوشبو ہو تو وہ بھی لگا کر جائے ۔

iv ۔مُرید کو کوشش کرنی چاہیے کہ مُرشِد کی بارگاہ میں بغیر وضو حاضر نہ ہو ، اگر مُرشد سے مصافحہ یا ملاقات کرنی ہو تو بھی طہارت حاصل کر کے شرف حاصل کیا جائے ۔

v ۔مرشد کی بارگاہ نہایت مؤدب ہو کر بیٹھے ، اپنی پوری توجہ انہی کی طرف رکھے ، کسی اور کی طرف دھیان نہ دے اور ایسے بیٹھے جیسے اس کے سر پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اگر اس نے حرکت کی تو وہ اُڑ جائیں گے ۔

vi ۔ادب کی وجہ سے اپنے بچوں کے نام اپنے مُرشد کے نام پر نہ رکھے جائیں ۔

vii ۔کوشش کی جائے کہ اپنے پیرو مرشد کے ساتھ سواری پر نہ بیٹھے بلکہ علیحدہ سواری کا اہتمام کرے لیکن اگر مرشد کا حکم ہو تو حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بیٹھ جانا چاہیے ۔

viii ۔ایک مُرید کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مُرشد سے پیش قدمی اور پہل نہ کرے ۔امامت کے وقت اپنے مُرشد کو ہی مصلیٰ امامت پر کھڑا کرنا چاہیے ۔

ix۔اپنے ہادی و رہنما سے آگے چلنے سے گریز کرنا چاہیے ۔

x ۔بیعت کرنے والے کو کوشش کرنی چاہیے کہ کسی بھی کام میں اپنے مرشد کے ساتھ مقابلہ بازی نہ کرے ۔ کیونکہ اگر مقابلہ میں مرید غالب آ جاتا ہے تو ایسی صورت میں مرشدمغلوب ہوجائے گا۔

4۔آدابِ مرشد سے متعلق پیرانِ عظام ، علماء کرام اور عوام الناس کی ذمہ داری

مُرشدین کاملین نبی اکرمﷺ کے نائب اور خلیفہ ہوتے ہیں ، اِن کی بیعت کرنا اور ان کے حلقہ ارادت میں آنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے ۔ یہ چونکہ ایک عظیم کام ہے ، اس لیے اس سےمتعلق پیرانِ عظام ، علماء کرام اور عوام الناس پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہے ۔ ذیل میں چند اہم ذمہ داریاں بیان کی جا رہی ہیں :

i۔پیرانِ عظام کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنے آپ کو اس منصب کا اہل بنائیں پھر لوگوں کو اپنے حلقہ ٔ ارادت میں داخل کریں ۔اس مسئلہ میں صرف کسی پیر اور مرشد کی اولاد ہونا کافی نہیں ہے ۔

ii ۔مُریدین کی نہ صرف روحانی تربیت کی جائے بلکہ اُن کو اعمال کا پابند بنایا جائے تاکہ اِن درگاہوں سے وابستہ لوگ روحانیت کے ساتھ نماز ، روزہ اور باقی عبادات کے پابند ہو جائیں ۔

iii ۔دورِ حاضر میں مُریدین کی اعتقادی اصلاح بھی بہت ضروری ہے ۔درگاہوں میں ایسی کتب کی قرأت لازمی قرار دی جائے جس میں اہل سنت و جماعت کے درست عقائد تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہوں ۔

iv ۔دورِ حاضر کے پیرانِ عظام سیاست سے علیحدہ رہنے کی کوشش کریں تاکہ دورِ حاضر کی ناگفتہ بہ سیاست میں آ کر اُن کا کردار خراب نہ ہو جائے ۔

v۔درگاہ میں خلاف شرع کام کرنے والے مریدین کی فوراً اصلاح کا اہتمام کیا جائے تاکہ درگاہوں کا مقدس بحال رہے ۔

vi ۔درگاہوں میں علماء کرام کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی جائے بلکہ ہر درگاہ کے زیر اہتمام ایسے مدارس قائم کیے جائیں جن میں حفاظ،قراء ، علماء اور مفتیان کرام کی کھیپ تیار کی جا سکے ۔

vii- درباروں پرخواتین کے لیے علیحدہ باپردہ انتظام کیا جائے تاکہ ایسی مقدس جگہوں پر برائیاں جنم نہ لے سکیں ۔

viii-علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ کاروباری پیرانِ عظام کی نہ صرف حوصلہ شکنی کریں بلکہ عوام الناس اُن کے فریب سے بچانے کی کوشش کریں۔

ix ۔عوام الناس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مرشد کی بیعت کریں جس میں تمام شرائط پائی جا تی ہوں ۔

x-آدابِ مرشد کو بجا لاتے وقت شریعت کی حدود و قیود کا مکمل خیال رکھا جائے ۔

5. خلاصۂ بحث

بیعت سے مراد کسی ایسے کامل مرشد کے ہاتھ پر اپنے سابقہ گناہوں سے تائب ہونا اور مستقبل میں اس کی رہنمائی کے ساتھ دینِ اسلام پر چلنےکا وعدہ کرنا ہے جو خود سنت کی پیروی کرنے والے ہو ۔ مختلف معاملات میں صحابہ کرامؓ نے نبی اکرمﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی ہے ۔ قرآن کریم کے مختلف مقامات پر نبی اکرمﷺ کی بارگاہ کے آداب بیان کیے گئے ہیں ۔نبی اکرمﷺ کے ساتھ صحابہ کرامؓ اپنی جان ، مال ، اولاد حتی کہ تما م مخلوق سےبڑھ محبت کیا کرتے تھے ۔ آپ ﷺ کے ہر حکم کی فوری تعمیل اور آپ ﷺ کی بارگاہ عالی کا حد سے زیادہ ادب و احترام کیا کرتے تھے ۔ اپنی ذات کو مصائب اور تکالیف میں ڈالنا حتی کہ موت کو بھی قبول کر لیتے مگر نبی اکرمﷺ کو کانٹا لگنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے ۔ مُرشدین کاملین چونکہ نبی اکرمﷺ کے نائب ہوتے ہیں اس لیے مریدین کے لیے ضروری ہے وہ اپنے پیر و مرشد کے ادب و احترام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں ۔ اس سے گفتگو کرنے ، اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے ، اس کے ساتھ سفر کرنے ، اس کے ساتھ کھانا کھانے حتیٰ کہ تمام امور میں اس کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا نہایت ضروری ہے ۔

6. سفارشات

زیر نظر مقالہ سے متعلق چند اہم سفارشات درج ذیل ہیں :

i-اپنے مرشد و ہادی کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا اگرچہ ایک ایسا کام ہے جس کی وجہ سے فیض کا حُصول بآسانی ہو جاتا ہے مگر اس میں شریعت کی پاسداری از حد ضروری ہے ۔

ii ۔آدابِ مرشد صرف اسی طریقہ سے بجالانے کی اجازت ہے جس کی شریعت نے اجازت دی ہے ، اس لیے بیعت کرنے سے پہلے اس سے متعلق کسی مستند عالمِ دین کی کتاب کا اچھی طرح مطالعہ کرنا یا کسی جید عالم دین سے مشاورت کرنا ضروری ہے ۔

iii ۔ اس پسِ منظر میں حکومت کی طرف سے قواعد و ضوابط کی تقرری بہت ضروری ہے تاکہ جعلی پیروں کے فریب سے عوام الناس محفوظ ہوجائے ۔

iv ۔ حکومت پاکستان کی طرف سے درگاہوں پر موجود بھنگی ، چرسی اور اس طرح کے تمام لوگوں کو دور کیا جائے تاکہ یہ مقدس جگہیں ایسے لوگوں کے وجود سے پاک ہو جائیں ۔

v ۔ تمام درگاہوں پر خواتین کے لیے پردے کا علیحدہ انتظام کیا جائے تاکہ یہ جگہیں مرد وزن کے اختلاط سے محفوظ ہوجائیں ۔

vi ۔ صاحبِ مزار کی قبر انور کے اردگرد اونچی دیوار کر دی جائے تاکہ اس تک لوگوں کی پہنچ نہ ہو سکے ۔

Murshid Etiquette: Islamic Teachings and our Responsibilities

ORIGINALITY REPORT

13%	13%	0%	1%
SIMILARITY INDEX	INTERNET SOURCES	PUBLICATIONS	STUDENT PAPERS

PRIMARY SOURCES

1	reader.islamhouse.com Internet Source	1%
2	islamneedoftoday.blogspot.com Internet Source	1%
3	debunking-atheism.blogspot.com Internet Source	1%
4	www.dawatedeen.com Internet Source	1%
5	zeeshan316.blogspot.com Internet Source	1%
6	tarjumanussunnah.blogspot.com Internet Source	1%
7	wahabi-books.amuslim.org Internet Source	1%
8	drfazlurrahmanmadni.blogspot.com Internet Source	<1%
9	dasrii.blogspot.com Internet Source	<1%

10	www.ahmadimuslim.de Internet Source	<1%
11	islamismus-islamisten-salafisten.blogspot.com Internet Source	<1%
12	faizahmadchishti.blogspot.com Internet Source	<1%
13	islamicurdubooks.com Internet Source	<1%
14	papers-papers.blogspot.com Internet Source	<1%
15	www.afkareislami.com Internet Source	<1%
16	ahmadghaznavi.blogspot.com Internet Source	<1%
17	ahtisaab.blogspot.com Internet Source	<1%
18	taasir.com Internet Source	<1%
19	www.irfan-ul-quran.com Internet Source	<1%
20	www.minhajbooks.com Internet Source	<1%
21	ia801306.us.archive.org	

	Internet Source	<1%
22	www.khwajaekramonline.com Internet Source	<1%
23	raahedaleel.blogspot.com Internet Source	<1%
24	www.zamavoice.com Internet Source	<1%
25	www.islamicway.in Internet Source	<1%
26	alburhaan.org Internet Source	<1%
27	cpsalrisala.blogspot.com Internet Source	<1%
28	ia802900.us.archive.org Internet Source	<1%
29	ranasillia.blogspot.com Internet Source	<1%
30	www.minhajsisters.com Internet Source	<1%
31	www.tohed.com Internet Source	<1%
32	abdullahmadni1991.blogspot.com Internet Source	<1%

33	afkarenau.com Internet Source	<1 %
34	alqurankarim.net Internet Source	<1 %
35	coronasdk.tistory.com Internet Source	<1 %
36	hadeethenc.com Internet Source	<1 %
37	imransaifirazvi.blogspot.com Internet Source	<1 %
38	jang.com.pk Internet Source	<1 %
39	religion.asianindexing.com Internet Source	<1 %
40	urdunama.org Internet Source	<1 %
41	www.asalmedia.com Internet Source	<1 %
42	www.thefatwa.com Internet Source	<1 %

Exclude quotes	Off	Exclude matches	Off
Exclude bibliography	Off		